نوری منصوبے
برائے
اتحاد اہل سنت وجماعت
جامع وترتیب
شبیر احمد راج محلی
ناشر
الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوری منصوبے برائے اتحاد اہل سنت

۴۷ علمائے اہل سنت کی تائید وتصدیق کے ساتھ

مرتب
شبیر احمد راج محلی
مٹیال، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ

ناشر
الفلاح سوشل ویلفیر سوسائٹی راج محل

نوٹ! تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تاہم غلطی کا امکان موجود ہے کسی اہل علم کو غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں نوازش ہوگی (ناشر)

اتحاد اہل سنت ضروری ہے

علمائے اہل سنت و جماعت توجہ دیں! جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہیں ہم اہل سنت و جماعت کے درمیان آپسی فروعی اختلاف کے سبب دن بدن دوریاں بڑھتی جا رہی ہیں اس لیے اس کا سد باب کر کے اتحاد پر عمل پیرا ہونے کی سخت ضرورت ہے ورنہ آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی اس لیے چند منصوبے درج کیے جاتے ہیں جس پر عمل کیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید قوی ہے کہ دوریاں نزدیکیوں میں اور کڑواہٹ محبتوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

نوری منصوبے

۱: ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ معصوم عن الخطا انبیاء علیہم السلام کی ذات ہیں بعدہ ہم میں سے کوئی انسان معصوم عن الخطا نہیں اس لیے ہم میں سے کسی اہل علم یا اہل قلم سے اگر شرعی یا اخلاقی غلطی ہو جائے تو براہ راست ان سے بات چیت کر کے معاملہ حل کیا جائے اگر مان لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سے بیزاری کا اظہار کیا جائے کیوں کہ ادھر ہم آپس میں اختلاف کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں اور دشمنان اسلام تحریری تقریری طور پر میدان بناتے جا رہے ہیں۔

۲: حتی الامکان ہر عالم دین امانت داری اور اخلاص کے ساتھ تحریری اور تقریری طور پر کچھ نہ کچھ دینی کام ضرور انجام دیں۔

۳: جو ہم سے علم یا عمر میں بڑے ہیں ہمیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے ان کی بے ادبی کسی بھی طرح نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ ہمارے اسلاف کی تاریخ بتاتی ہے کہ عروج وارتقا بغیر ادب کے ممکن نہیں۔ بلکہ علما کی ہمیں تعریف کرنی چاہیے تاکہ عوام الناس میں علما کی قدر میں اضافہ ہو ورنہ آپ اتنا ضرور کریں کہ اگر آپ سے کسی عالم کی تعریف نہیں ہو پاتی تو اللہ کے واسطے ان کی برائی بھی نہ کریں۔

۴: اگر کوئی دینی شرعی بات ہم میں سے کسی کے سمجھ میں نہ آئے تو اکابر علما یا اپنے اساتذہ کرام کی طرف رجوع کریں یا خود ہی اکابرین اہل سنت و جماعت کی کتب کی مدد سے اس کا حل تلاش کیا کریں۔

۵: اکابرین اہل سنت و جماعت کے مابین جن مسائل میں اختلاف ہے جیسے: چین کی گھڑی، جائز مناظر کی ڈیجیٹل تصویر و وڈیوز، مائک پر نماز، سماع مع مزامیر، وغیرہا۔ یہ مسائل ایسے ہیں کہ ہم آپ میں سے کوئی اس کو اختلافی مسائل مانے نہ مانے مگر علمائے اہل سنت و جماعت میں ان مسائل کو لے کر اختلاف واقع ہوا ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے اور ان مسائل کے سبب کوئی اہل سنت و جماعت سے خارج بھی نہیں ہوتا اس لیے بہتر اور انسب یہی ہے کہ ان مسائل میں جن کی تحقیق آپ کو قوی لگے آپ اس پر عمل کریں۔ مگر دوسرے علما کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں نہ ان کی کردار کشی کریں۔

۶: ہمارے اسلاف کی بہت ساری کتابیں داخل نصاب کے لائق ہیں مثلاً: (۱) صحیح البہاری: از علامہ سید ظفر الدین قادری رضوی بہاری رضی اللہ عنہ (۲) حدائق بخشش: از اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ (۳) جاء الحق: از علامہ احمد یار خان نعیمی اشرفی رضی اللہ عنہ (۴) مکاشفۃ القلوب: از امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ۔ وغیرہا خصوصاً اول الذکر کو مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب کرنے کی بھر پور کوشش کی جائے۔

۷: ہمارے اسلاف کے کردار و عمل، صداقت و امانت، شجاعت و سخاوت، عشق الٰہی و عشق رسالت، کے واقعات سے نئی نسل کو روشناس کرایا جائے کہ اسلاف سے جڑے رہنے کا یہ بہترین ذریعہ اور بقائے ایمان کا اہم سبب ہے۔

۸: ہمارے علاقے میں جو کانفرنس وجلسوں کے نام پر لاکھوں لاکھ روپے خرچ ہو رہے ہیں اس کی روک تھام کے لیے پہل کی جائے اور کم سے کم

خرچ کے ساتھ خالص دینی محافل کا انعقاد کیا جائے اور مقررین وجیبونی بکتا کو عنوان خطاب، عنوان کانفرس کے مطابق اور اصلاح معاشرہ کے حساب سے پہلے بتادیا جائے تاکہ عوام الناس کچھ سبق و پیغام لے کر گھر جائے۔

اہل علم و دانش خصوصاً علمائے اہل سنت راج محل سے گزارش ہے کہ ان باتوں کو عملی جامہ پہنایا جائے اگر آپ ان باتوں سے متفق ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ اس پر عمل درآمد ہو تو مہربانی کرکے اپنے نام کے ساتھ تصدیق نامہ اور نیک رائے ہمیں ضرور ارسال کریں۔

اخیر میں اس دعا پر اپنی بات ختم کرتے ہیں:۔

اللھم انی اعوذبک من علم لاینفع و من قلب لایشکر و من نفس لایشبع و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

فقط والسلام۔

ازقلم: محمد شاکر رضا نوری مصباحی۔

حسن ٹولہ، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ۔

سیٹنگ و اضافات

شبیر احمد راج محلی

مٹیال، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ

اب ذیل میں علمائے اہل سنت راج محل کی "نوری منصوبے" پر تصدیقات ملاحظہ فرمائیں! یاد رہے! جن علماء کے تصدیقی کلمات جیسے جیسے موصول ہوئی ہیں ترتیب اسی اعتبار رکھی ہے نیز جن تصدیقی کلمات نقل کر رہا ہوں ان کی اصل تحریر راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے الحمدللہ۔

مصدقین علما کے اسمائے گرامی اور تصدیقی کلمات

راج محلی علمائے کرام:

۱: حضرت علامہ رمضان حیدر نعیمی فردوسی۔

جونکا، تین پہاڑ، راج محل۔

لکھتے ہیں: ماشاءاللہ عمدہ ترین نصیحتیں اور آرا" میں اس کی مکمل تصدیق کرتا ہوں"، مولیٰ کریم (ہم سب کو اس پر) عمل کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

۲: حضرت علامہ مفتی محمد اکرام الحق کلیمی مصباحی ثقافتی راج محلی۔

غریب نواز مشن اتر دریاپور کلیا چک مالدہ

لکھتے ہیں: اس رائے سے سوفیصدی اتفاق کرتا ہوں خدا سب کے اندر یہ احساس جگا دے (اور ہم کو اس پر عمل کی توفیق عطا کرے) آمین۔

۳: مفتی شاکر رضا نوری صاحب قبلہ۔

حسن ٹولہ، نرائن پور، راج محل

لکھتے ہیں: آپ کی بات سے متفق ہوں۔

(یعنی مفتی شاکر رضا نوری صاحب قبلہ نے یہ مختصر تصدیقی کلمات تب لکھی جب راقم شبیر احمد راج محلی نے ان کے نوری منصوبے کی اجمال کی مختصر تفصیل کرتے ہوئے "نوری منصوبے" کو دوبارہ ترتیب دے کر شیئر نگ کی)

۴: راقم شبیر احمد راج محلی۔

مٹیال راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ

(نوری منصوبے کی اجمال کی مختصر تفصیل کرتے ہوئے "نوری منصوبے" کو دوبارہ ترتیب دے کر جب راقم نے شیئر نگ کی تو راقم نے لکھا:

مندرجہ بالا تمامی باتوں سے مکمل اتفاق رکھتا ہے اور آپ تمامی حضرات کو

امید دلاتا ہوں کہ فقیر ان باتوں پر عمل کرتا رہے گا اور اپنے ماتحت کو ان باتوں کی تبلیغ کرتا رہے گا۔

۵: حضرت مولانا محمد وسیم جعفر نظامی راج محلی صاحب قبلہ،
اسیر حاجی ٹولہ کربلا، راج محل

لکھتے ہیں: نوری منصوبے سے اتفاق رکھتا ہوں اور مکمل طریقے سے تصدیق کرتا ہوں۔

۶: حضرت علامہ عبدالحق اشرفی راج محلی۔
سابق استاذ دارالعلوم گلشن کلیمی پھول بڑیا عیدگاہ۔

لکھتے ہیں: نوری منصوبے مولانا شبیر احمد راج محلی نے لفظ بلفظ پڑھ کر سنایا سن کر بڑی مسرت ہوئی میں ان تمام باتوں کی تصدیق کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ دیگر ہمارے علمائے راج محل بھی ان باتوں کی تصدیق فرمائیں گے۔فقط والسلام۔

۷: حضرت مولانا قطب الدین رضوی راج محلی صاحب۔
پھول بڑیا راج محل،

لکھتے ہیں: نوری منصوبے مولانا شبیر احمد راج محلی نے مجھ فقیر کو مکمل پڑھ کر سنایا سن کر دل جھوم اٹھا میں ان تمام باتوں کی تصدیق کرتا ہوں اور امید دلاتا ہوں کہ اس پر عمل کرتا رہوں گا۔فقط والسلام۔

۸: حضرت علامہ مولانا مفتی فیروز احمد مصباحی
قبلہ نیچے مٹیال، راج محل،

لکھتے ہیں: میں نے حضرت مولانا شاکر رضا نوری صاحب قبلہ کی تحریر جو مولانا شبیر احمد راج محلی صاحب کی سیٹنگ و اضافات کے ساتھ ہے بغور پڑھا، اس تحریر کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، اس کی دل سے تائید کرتا ہوں کیوں کہ اہل سنت و جماعت کے درمیان اصول میں کوئی اختلاف نہیں البتہ فروعات میں اختلاف ہوا

ہے اور ہوتا رہے گا حدیث کے مطابق اس اختلاف میں رحمت ہے کہ اس سے امت میں آسانیاں پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے ہمیں آپس میں لڑنا، ایک دوسرے سے عداوت رکھنا عقلاً نقلاً کسی طرح روا نہیں۔ہم پر سارے علماے اہل سنت و جماعت کی عزت وتکریم لازمی ہے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حضرت مولانا موصوف کی عبارات اور اہم نکات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل سنت و جماعت کے درمیان اتحاد اور اتفاق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔فقط والسلام۔

محمد فیروز احمد مصباحی راج محلی غفرلہ

۹: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حفیظ الرحمٰن مصباحی راج محلی صاحب قبلہ
مہاجن ٹولہ، نرائن پور، راج محل

لکھتے ہیں: میں نے کل اپنے استاذ گرامی حضرت مفتی محمد شاکر رضا مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے مذکورہ منصوبے پڑھے تو بڑی خوشی ہوئی، اور ان پر عمل پیرا رہنے کا مزید حوصلہ ملا۔ میں ان نوری منصوبوں سے اتفاق کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اساتذہ اور بزرگوں کے سائے میں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

از محمد حفیظ الرحمٰن مصباحی
خادم تدریس و افتا جامعہ حرا نجم العلوم بھیونڈی ممبئی۔
بتاریخ: 27 جنوری 2022ء

۱۰: حضرت مولانا توحید الرحمٰن آزاد نعیمی کلیمی راج محلی
کچھواکول، نرائن پور، راج محل

لکھتے ہیں: ناچیز نے وقت نکال کر مکمل مضمون کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھا پرکھا، بہت عمدہ پایا ناچیز ان منصوبوں صد فیصد متفق ہے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین وعلیٰ لہ وصحبہ وبارک وسلم

۱۱: حضرت علامہ مولانا عکاس علی نعیمی رضوی صاحب قبلہ۔
پران پور، راج محل،
تصدیق وتائید کرتے ہوئے اوڈیو رکارڈ میں فرماتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احقر یقین کامل کے ساتھ کہتا ہے کہ ان نصیحتوں پر عمل کرنے سے ہمارے درمیان کے بہت سے فتنے دور ہو جائیں گے اور دن بدن جاں بلب ہوتی سنیت سنبھل جائے گی لہٰذا احقر ان ساری مفید نصیحتوں سے سوفیصدی اتفاق رکھتا ہے۔

احقر عکاس علی نعیمی رضوی۔

۱۲: حضرت مولانا محمد فیض الدین اشرفی جامعی
مان سنگھا، راج محل
تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بالکل صحیح لکھا ہے، بہت عمدہ، میں متفق ہوں اور ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ عمل کرنے کی پوری کوشش کرونگا اور اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ بے نیاز میں دعاگو ہوں کہ اپنے محبوبین کے طفیل ہمیں اور تمام علمائے اہل سنت کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

۱۳: حضرت علامہ مولانا عبد الخالق اشرفی جامعی صاحب قبلہ۔
حسن ٹولہ راج محل۔
صدر المدرسین دارالعلوم جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ امبیڈکرنگر یوپی۔
تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حقیر نے تحریر کو بغور پڑھا اچھی پیش رفت ہے امید قوی ہے علما کو ہوش آجائے اور گزشتہ فروگزاشت کی تلافی کے لئے آمادہ ہو جائیں میں نوری منصوبے

کی مکمل تائید وتوثیق کرتا ہوں اور صحیح البہاری درجہ فضیلت میں، مکاشفۃ القلوب درجہ سابعہ میں، جاء الحق درجہ سادسہ میں، نفس نصاب میں تو نہیں مطالعہ میں رکھی جائیں۔ حدائق بخشش کے بجائے شرح حدائق بخشش بھی درجہ ثالثہ یا رابعہ کے ساتھ مطالعہ کے لئے منسلک کیا جائے۔ اسلامی اخلاق و آداب یعنی بہار شریعت کا سولھواں حصہ ثانیہ یا ثالثہ کے نصاب میں شامل کی جائے۔ یہ صرف حقیر کی ادنی رائے ہے، آپ کا یہ حسن اقدام ہے اللہ عزوجل استحکام ودوام عطا فرمائے۔

۱۴: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد السلام رضوی مصباحی صاحب قبلہ
بیگم گنج، راج محل
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نوری منصوبے کے تحت جو مشتملات ڈالے جارہے ہیں وہ لائق تحسین کے ساتھ ساتھ قابل تقلید وتائید بھی ہیں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مثبت فکر رکھنے والے علمائے اہل سنت بالخصوص نوجوان علمائے کرام کو اخلاص کے ساتھ خدمات کی توفیق رفیق بخشے۔

محمد عبد السلام رضوی مصباحی غفرلہ
خادم التدریس مدرسہ بیت العلوم خالص پور ادری مو یوپی
متوطن بیگم گنج۔ رادھانگر (راج محل)
صبح جمعہ مبارکہ 24 جمادیالاخری 1443
28 جنوری 2022

۱۵: حضرت علامہ مولانا عبد الباری نعیمی کلیمی صاحب قبلہ
راجواڑہ، راج محل،
تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نوری منصوبے پر مشتمل تحریر میرے قابل فخر شاگرد مولانا شبیر احمد راج محلی

صاحب نے میرے پرسنل میں ارسال کیا مکمل تحریر پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی میں
ان تمام باتوں کی تصدیق کرتا ہوں اور امید قوی ہے کہ ملت کا درد رکھنے والے علما
اس کی تعریف وتوصیف کیے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔فقط والسلام۔

احقر عبد الباری نعیمی کلیمی، راجواڑہ راج محل۔

صدر المدرسین مدرسہ کلیمیہ امینیہ پھول بڑیا عیدگاہ

۱۶: حضرت علامہ مولانا مفتی رضاء الحق مصباحی اشرفی راج محلی صاحب قبلہ
سابق شیخ الحدیث دار العلوم جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ۔

نوری منصوبے کی تائید وتصدیق اور نیک مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر علمائے اہل سنت اعتقادی وحدت کو نقطہء اتحاد بنائیں اور فقہی فروعی
اختلافات یا مشربی اختلاف کو رحمت کے بجائے زحمت نہ بنائیں، بغض وحسد، باہمی
منافرت کو پس پشت ڈال دیں، انزلوا الناس منازلهم، من لم یرحم
صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا پر عمل پیرا ہوں تو ان شاء اللہ آپسی
دوریاں نزدیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی، بلکہ دوریاں پیدا ہی نہ ہوں گی۔۔

خالص علمی فقہی، بحث ومباحثہ کو مناظرہ کا نام دینا پھر اپنے موقف کے مخالف کسی
عالم کو دیوبندی وہابی کہہ کر اس کے خلاف عوام اہل سنت میں اور سوشل میڈیا میں
پروپیگنڈے پھیلانا نہ صرف علما سے عوام کو بیزار کرنا ہے بلکہ مجموعی اعتبار سے تمام
علما کے وقار کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔۔

زبان سے اتحاد اتحاد بولنا آسان ہوتا ہے لیکن جب اسے عملی جامہ پہنانے کی
نوبت آتی ہے تو ہم اپنے آپ کو اس جال سے آزاد نہیں کر پاتے ہیں جس کے
تانے بانے منافرت وبغض وحسد سے تیار شدہ ہوتے ہیں۔۔۔

عزیز مکرم مولانا شبیر احمد صاحب نے اتحاد علمائے اہل سنت کے لیے جو
تجاویز پیش کی ہیں وہ قابل عمل، مفید وموثر ہیں۔۔

اس حوالے سے فقیر راقم کی ایک رائے یہ (بھی) ہے کہ گاہے بگاہے علمائے
راج محل کی علمی ومشاورتی نشستیں بھی ہوں تا کہ ایک دوسرے سے شناسائی ہو، باہمی
غلط فہمیاں، گلے شکوے دور ہوں اور اتحاد واتفاق کے راستے ہموار ہوں۔۔۔۔

مولیٰ کریم ہم تمام علمائے اہل سنت خصوصا علمائے راج محل کو باہمی اتحاد کے
ساتھ دین وسنیت کی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔۔

طالب دعا: رضاء الحق مصباحی راج محلی۔۔

خادم: دار التحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف۔

۱۷: حضرت حافظ وقاری محمد شجیر الدین صاحب قبلہ راج محلی۔
خطیب وامام جہان ٹولہ جامع مسجد۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسے تو لوگ مختلف نوعیات کی بلاؤں سے دو چار رہتے ہیں مگر فقیر سن بلوغ
سے تا حال جس مرض مہلک سے مضطرب و پریشان رہا ہے میں ام البلاء عدم روا
امت کا اختلاف سمجھتا ہوں جس کا دفاع میرا دیرینہ خواب تھا الحمد للہ بڑی مسرت
ہوئی "نوری منصوبے" بغور پڑھ کر اس میں جتنی بھی باتیں قلمبند ہیں ساری باتوں
کی تصدیق کرتا ہوں نیز حرف بحرف اسے عملی جامہ پہنانے کا عہد حق لیتا ہوں!
اللہ سبحانہ تعالی ہم اہلسنت کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائیں
آمین یارب العالمین۔

احقر محمد شجیر الدین راج محلی جہان ٹولہ جامع مسجد

۱۸: حضرت علامہ مولانا عبد الرقیب رضوی صاحب قبلہ۔
راجواڑہ، راج محل۔

تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نوری منصوبے پڑھنے کے بعد دل میں خوشی کی لہر دوڑگئی یہ قدم بہت پہلے اٹھنا چاہیے تھا مکمل طور سے متفق ہوں اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین ۔

عبدالرقیب راج محلی

۱۹: حضرت علامہ مولانا محمد رفیق الاسلام نعیمی رضوی صاحب قبلہ ۔

پران پور، راج محل ۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خاکدان گیتی کا ذرہ ذرہ جہاں علماء کرام کی ضیاء باری وضیاء پاشی سے تابناک ومنور ہیں وہیں چند ناعاقبت اندیش حضرات کی کرم فرمائی سے مسلم معاشرہ خون کے آنسو روتے نظر آرہا ہے آئے دن اس میں کمی کی بجائے اورشدت دیکھی جارہی ہے لوگ ایک دوسرے کی چغلی کھانے میں بالکل بھی جھجھک محسوس نہیں کرتے دکھ رہے ہیں گویا ایسا لگتا ہے کہ ساری غلطیاں مد مقابل ہی کی ہیں حالانکہ یہ ایک ناسور حیات وملت ہے لہٰذا ضرورت تھی ایسی ایک تحریک کی جو رہروان منزل کی صحیح رہنمائی کرے اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لائے تاکہ بے ہودہ سوچ وفکر کا سد باب ہوسکے اور میں سمجھتا ہوں کہ مولانا شاکر رضا صاحب کے عدل گستر وغیر جانبدارانہ نوری منصوبے نے اس گوشہ تشنہ لب کو پورا کردیا ہے اب ان باتوں پر فی سبیل اللہ عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔ گرقبول افتد زہے عز وشرف

ازمحب العلماء محمد رفیق الاسلام نعیمی غفرلہ ۔

۲۰: مولانا محمد طاہر حسین اشرفی ۔

حسن ٹولہ، راج محل ۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نوری منصوبے کو مکمل پڑھنے کے بعد دل باغ باغ ہوگیا۔

اے کاش! ہمارے راج محل کے تمام علمائے کرام اس کی تصدیق کردیں اور متحد ہو کر اس مشن کو فروغ دیں تو ان شاء اللہ کامیابی ایک دن قدم چھومے گی ۔ مولیٰ تعالیٰ! مولانا مفتی شاکر رضا نوری اور مولانا شبیر احمد صاحبان کی عمر طویل علم نافع عطا فرمائے ۔ میں محمد طاہر حسین اشرفی مولانا موصوف کی منصوبے پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرونگا ان شاء اللہ ۔

احقر محمد طاہر حسین اشرفی ساکن حسن ٹولہ راج محل

۲۱: حضرت حافظ وقاری عبدالباسط صاحب قبلہ ۔

مٹیال، راج محل ۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

ناچیز نوری منصوبے کو بغور پڑھ کر اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر نوری منصوبے پر عمل ہو جائے تو اہل سنت وجماعت کا بہت بڑا فائدہ ہوگا، خاص کر سرزمین راج محل کے لئے تو دوائے اکسیر ثابت ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ ناچیز عبدالباسط راج محلی نوری منصوبے سے مکمل اتفاق رکھتا ہے اور اس پر عمل کرتا رہے گا ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

۲۲: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیق الاسلام قادری مصباحی ۔

بیگم گنج، راج محل ۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نوری منصوبہ کے ذریعہ سے راج محل کے علمائے اہل سنت وجماعت کے مابین اتحاد واتفاق بہت عمدہ اور اچھا قدم ہے ۔ نوری منصوبہ کے تمام مشتملات سے میں مکمل طور پر متفق ہوں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس میں تمام علماء کو اتحاد کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

فقیر محمد شفیق الاسلام قادری مصباحی بیگم گنج رادھانگر (راج محل) صاحب گنج

استاد مدرسہ مسلم فاروقیہ نظامیہ حنفیہ باسی لال گولا مرشدآباد مغربی بنگال

۲۳:-حضرت علامہ مولانا بہاء الدین مصباحی صاحب قبلہ۔
پران پور، راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔
تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ۔

میرے رفیق درس مولانا محمد مفتی فیروز احمد مصباحی نے نوری منصوبے والی تحریر بذریعہ واٹس ایپ مجھے سینڈ کیا اور میں نے بغور پڑھا اور اس کو بڑی ہی عمدہ خیالات پر مبنی پایا لہٰذا میں اس سے سو فیصدی اتفاق کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مابین اتحاد و اتفاق پیدا فرمائے آمین۔

چاہتے ہو اگر زمانے میں وقار دائمی
سب سے پہلے اتحاد باہمی پیدا کرو

ازقلم: محمد بہاء الدین مصباحی پران پوری

۲٤: حضرت مولانا حشمت علی صاحب قبلہ۔
خاص پورا، راج محل۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحمد للہ بہت اچھا قدم ہے میں نوری منصوبے سے بالکل اتفاق رکھتا ہوں۔
احقر حشمت علی خاص پورا راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔

۲٥: حضرت مولانا سجاد اشرفی صاحب قبلہ۔
بیر بنا، جام نگر، راج محل۔

حضرت علامہ مولانا سجاد اشرفی صاحب قبلہ کو حضرت مولانا وسیم جعفر نظامی صاحب قبلہ نے نوری منصوبے پڑھ کر سنایا تو آپ نے تصدیق وتائید فرمایا۔
چناں چہ مولانا وسیم جعفر صاحب لکھتے ہیں:
حضرت مولانا سجاد اشرفی صاحب بیر بنا کو میں پورا نوری منصوبے کو پڑھ کر

سنایا سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کے بہت اچھا قدم ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔

۲٦: حضرت مولانا صدام حسین رضوی صاحب۔
حاجی بادل ٹولہ (بیر بنا بازار) راج محل۔

حضرت مولانا صدام حسین رضوی صاحب کو حضرت مولانا وسیم جعفر نظامی صاحب قبلہ نے نوری منصوبے پڑھ کر سنایا تو آپ نے تصدیق وتائید فرمایا۔
چنانچہ مولانا وسیم جعفر صاحب لکھتے ہیں:
حضرت مولانا صدام حسین رضوی صاحب حاجی بادل ٹولہ (بیر بنا بازار) کو (میں نے) پورا نوری منصوبے پڑھ کر سنایا بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ: ہمارے درمیان جو فتنہ ہے (آپسی اختلاف کا) وہ جڑ سے ختم ہو جانی چاہیے۔

۲۷: حضرت مولانا محمد نوشاد عالم جامعی صاحب قبلہ۔
پیار پور، امانت، راج محل۔
تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

نوری منصوبے کے تحت جو تحریر آئی ہے اس میں یقیناً مذہب وملت کا بہت بڑا فائدہ ہے اور قابل تقلید وتائید بھی ہیں اور فقیر محمد نوشاد عالم جامعی اس نوری منصوبے کی تائید وتصدیق کرتے کرتا۔

۲۸: حضرت مولانا عبد الرقیب سمنانی۔
پوربی پران پور، راج محل۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
الحمد للہ اس بات سے (یعنی نوری منصوبے کی باتوں) سے متفق ہوں۔
عبد الرقیب سمنانی

۲۹:حضرت مولانا حافظ نصیب مصباحی صاحب قبلہ۔

پیار پور، راج محل۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعلیکم السلام۔پہلی بات تو یہ کہ میں مذکورہ تمام تجاویز وآرا سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں مولیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا صرف تصدیق نامہ سے ہی مسئلہ حل ہو جائے گا؟ عمل درآمد کے لیے اقدامات کیا ہیں؟ ایسا نہیں ہے کہ یہ تجاویز پہلی بار سامنے آئے ہیں بلکہ اس سے پہلے بھی اس طرح کے تجاویز پیش کیے گئے ہیں اور بڑے بڑے دانشمندوں نے پیش کئے لیکن عملی میدان میں سب راہ فرار اختیار کرتے نظر آئے۔

میرا مقصد ہرگز کسی کو Demotive کرنا نہیں ہے کیوں کہ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن سے کسی کو بھی انکار نہیں ہوگا بلکہ قوم کی تعمیر وترقی کے لیے نہ صرف ضروری بلکہ آج کے اس پرفتن دور میں علما کا دینی وملی فریضہ ہے لیکن عملی میدان میں ہم کہاں تک آگے ہیں، یہ اہم ہے۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں ایسے عظیم مقصد کے حصول کے لیے انفرادی طور پر محض تصدیق نامہ سے کچھ نہیں ہوگا۔اس کے لیے ایک تحریک کی ضرورت ہے اور اس کی پیش رفت ہونی چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۰:حضرت علامہ محمد نور الحق رضوی محمدی صاحب قبلہ۔

مدرس مدرسہ پیر بابا بہاء الدین قادری۔درگاہ ڈانگا دھوا

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت میں مکمل (نوری منصوبے پر مشتمل) مذکورا پوسٹ (تحریر) کو پڑھا

تمام علمائے اہل سنت کو اس پر عمل کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور ناچیز بھی مکمل باتوں کی تصدیق کرتا ہے پروردگار سے دعا کرتا ہوں کہ جملہ علمائے کرام ایک رہیں نیک رہیں فقط۔

الحقیر۔محمد نور الحق رضوی محمدی۔

مدرس مدرسہ پیر بابا بہاء الدین قادری۔درگاہ ڈانگا دھوا

۳۱:حضرت مولانا خلیل الرحمٰن کلیمی۔

نیچے مٹیال، راج محل۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاء اللہ سبحان اللہ ابھی ابھی مولانا شبیر احمد راج محلی صاحب قبلہ نے مجھے نوری منصوبے پر مشتمل تحریر مکمل پڑھ کر سنایا بغور سماعت کیا مجھے نہیں لگتا کہ کوئی معتدل اور ملت کا درد رکھنے والا انسان ان منصوبوں سے اتفاق نہیں کریں گے میں اس کی مکمل تائید وتوثیق کرتا ہوں۔

احقر خلیل الرحمٰن کلیمی۔نیچے مٹیال راج محل۔

خطیب وامام خضر پور مرشد آباد۔

۳۲:حضرت مولانا محمد واعظ الدین صاحب قبلہ پیش امام جعفر ٹولہ پوسٹ پلاس گاچھی۔و،مولانا محمد مفیض الدین کلیمی۔پلاس گاچھی، راج محل، اور مولانا محمد شاہ جہاں اشرفی۔امانت پیار، راج محل، نے نوری منصوبے کی تائید وحمایت کی۔

چناں چہ حضرت مولانا نوشاد عالم جامعی امانت پیار پور لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ رب العالمین میں محمد نوشاد عالم جامعی، میں نے امانت و پلاس گاچھی کے چند علمائے کرام کو نوری منصوبے والی تحریر پڑھ کے سنایا ساتھ پڑھایا بھی

سبھوں نے یہی کہا ماشاء اللہ بڑی عمدہ تحریر ہے ہر علمائے اہلِ سنت کو نوری منصوبے پڑھنا اور سمجھنا چاہیئے ہم علمائے اہلِ سنت کے درمیان جو اختلافات کا بازار گرم ہے اگر نوری منصوبے پہ علمائے کرام متحد ہو جائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ سارے اختلافات جڑ سے ختم ہو جائیں گے اور ہونا بھی چاہیے نوری منصوبے والی تحریر واقعی قابل تائید وتصدیق ہے اس لیے ہم علمائے کرام اس منصوبے کی تائید وتصدیق کرتے ہیں، فقط وسلام۔

مولانا محمد واعظ الدین پیش امام جعفر ٹولہ پوسٹ پلاس گاچھی

مولانا محمد مفیض الدین کلیمی پلاس گاچھی

مولانا محمد شاہجہاں اشرفی امانت پیار پور۔

۳۳: حضرت علامہ مولانا مفتی زبد الحق برکاتی مصباحی صاحب قبلہ۔

پران پور، راج محل۔

نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ماشاء اللہ الحمد للہ! مجھے ایک اصلاحی وتبلیغی منشور بنام "نوری منصوبے" محب گرامی مولانا محمد عکاس علی نعیمی حفظ اللہ کی وساطت سے موصول ہوا۔ میں نے از اول تا آخر پڑھا جو ایک عمدہ اور مبارک پیش رفت ہے، میں اس کی تائید وتوثیق کرتا ہوں۔ اللہ اسے کام یاب بنا کر استحکام عطا فرمائے۔ اور اس کے تقاضوں کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ بڑی دکھ کی بات ہے کہ آج ہمیں ان کی اصلاح کے لیے اقدام کی ضرورت پیش آرہی ہے جو خود دوسروں کے اصلاح کے لیے ذمہ دار ہیں۔ قرآن مجید نے ہمیں صرف خیر امت کے لقب سے ملقب کر کے چھوڑ نہیں دیا بلکہ اس کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مبلغ بھی بنایا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس! کہ ہم غفلت میں ہیں۔ اب خواب غفلت سے بیدار ہونے کی ضرورت اور تقاضائے

وقت ہے، اخلاص اور خوف خدا کو مطمح نظر بنا کر اور زبانی یا تحریری جمع خرچ سے اوپر اٹھ کر عملی میدان میں کچھ کر گزرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں نہیں بھولنا چاہیے کہ عزت و بزرگی کی اصل خوف خدا ہی ہے۔ ڈگری یا ٹوپی لباس نہیں۔ یونہی دین ومذہب کا کام اجتماعی ہے نہ کہ ذاتی و پرسنل کام۔ پھر بھی ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ ہمارا کام اجتماعی کم اور پرسنل زیادہ نظر آتا ہے۔ اللہ ہم سب کو اپنی فکر ونظر بدلنے کی توفیق بخشے اور ہم اس کے لیے کوشاں بھی ہو جائیں، ورنہ رب العالمین بھی اس قوم کو اسی کے برے حال پر چھوڑ دیتا ہے جو خود کو بدلنا نہ چاہے۔ والعیاذ باللہ۔

لہٰذا ہمیں اپنی اور اپنوں کی اصلاح کے لیے متحد فکری وعملی کوششوں کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیں تاکہ دین اسلام کی دعوت کام یابی سے ہمکنار ہو اور اس کی شریعت حکمران بنے۔ آپسی لایعنی اختلاف کی جگہ اتحاد اور بد اعتمادی کی جگہ اعتماد کی فضا پیدا ہو، حسن ظن کی روح پروان چڑھے، اور ہمارا معاشرہ نفس کی خود پسندی، غرور، دوسروں پر بے جا الزام تراشی اور تحقیر کی آفات، نیز باہم جدل نزاع اور جذبہ برتری جیسے مہلک امراض سے پاک وصاف ہو جائے۔ اخیر میں تمام علمائے اہل سنت بالخصوص علمائے راج محل ومضافات کی خدمت عالیہ میں بصد خلوص خراج تحسین وتبریک پیش کرتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس پیش رفت کو ثبات واستحکام بخشے اور افادہ عام بنائے! مولا کریم حضرت علامہ شاکر رضا نوری اور تمام علما وشرکا کو صحت وعافیت اور درازی عمر بالخیر کے ساتھ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین والسلام مع الخیر

خیر اندیش وطالب دعا

محمد زبد الحق برکاتی مصباحی عفی عنہ

خادم تدریس جامعہ فیض الرحمٰن جونا گڑھ، گجرات

۲۷/ جمادی الاخرہ ۱۴۴۳ھ/ ۳۱ جنوری ۲۰۲۲ء

۳٤: حضرت علامہ مولانا محمد انوارالاسلام کلیمی صاحب قبلہ۔

امانت پیار۔ پورراج محل۔

مدرس غریب نواز مشن دریاپورکلیا چک مالدہ۔

نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نوری منصوبے کے تحت جو مشتملات ڈالے گئے ہیں وہ لائق تعریف کے ساتھ قابل تقلید بھی ہیں ان نصیحتوں پر عمل کرنے سے بہت سے فتنے دور ہونگے اور آپس میں اتفاق واتحاد بھی ہونگے احقر سو فیصد اپ حضرات کے ساتھ اتفاق رکھتا ہے مولی تعالی اپنے رسول کے صدقے عمل کی توفیق عطافرمائیں۔

احقر محمد انوارالاسلام کلیمی

خادم التدریس غریب نواز مشن دریاپورکلیا چک مالدہ

۳٥: حضرت مولانا محمد مطیع الرحمٰن اشرفی جامعی صاحب قبلہ۔

بیربنا جام نگرراج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔

نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آج بروز اتوار بعد نماز ظہر مولانا شبیر احمد راج محلی نے نوری منصوبے پر مشتمل مکمل تحریر لفظ بلفظ پڑھ کر سنائی۔ سن کر دلی مسرت ہوئی، یہ کام تو بہت پہلے ہونا تھا لیکن چلیں" دیر آید درست آید"۔ میں اس کی مکمل تائید وحمایت کرتا اور امید کرتا ہوں کہ علمائے راج محل کو اس کی تائید وتصدیق کرنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے۔ فقط والسلام۔

احقر محمد مطیع الرحمٰن اشرفی جامعی

بیربنا جام نگرراج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔

۳٦: حضرت علامہ مولانا محمد نورالاسلام اشرفی جامعی صاحب قبلہ۔

بیربنا جام نگرراج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔

نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آج بروز اتوار قبل عصر مولانا شبیر احمد راج محلی نے نوری منصوبے پر مشتمل مکمل تحریر کرسنائی۔ سن کر میرا دل باغ باغ ہوگیا اور دل سے نیک دعائیں نکلیں میں اس کی مکمل دل کی گہرائی سے تائید وتصدیق کرتا اور تمام علمائے راج محل سے امید کرتا ہوں کہ وہ بھی ضرور اس کی تائید وحمایت کریں گے۔ فقط والسلام۔

العبد الحقیر محمد نورالاسلام اشرفی جامعی

بیربنا جام نگرراج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔

دیگر علمائے اہل سنت وجماعت کی تائید وتصدیق

۱: حضرت علامہ مولانا محمد میر ہلال علیمی۔ اتردیناج پور۔

مدرس مدرسہ مصباح العلوم قدم تلی ضلع مالدا۔

نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے اوڈیو رکارڈ میں فرماتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماشاء اللہ بہت ہی اچھی نصیحتیں ہیں مجھے نہیں لگتا ہے کہ کوئی منصف اور معتدل مزاج اس سے اختلاف کرسکتا ہے۔ میں بھی اس سے صد فیصد اتفاق رکھتا ہوں۔

۲: حضرت مولانا محمد اظہار الایمان اشرفی

لوہردگا، رانچی، جھارکھنڈ۔

تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

جو بات بھی نوری منصوبے میں رکھی گئی ہے اس میں یقیناً مذہب وملت کا بڑا فائدہ ہے اس لئے میں اظہار الایمان اس کی تائید کرتا ہوں اور ان شاء اللہ

تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

۳: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلمان ازہری صاحب قبلہ۔
کرناٹک۔مقیم حال ممبئی۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے نیک مشورے بہت عمدہ اور لائق عمل ہیں امید کرتا ہوں کہ مخلص علماء ان باتوں سے اتفاق ضرور کریں گے۔

۴: حضرت علامہ مولانا محمد فائق عالم اشرفی جامعی پورنوی صاحب قبلہ۔
مدرس اشرفیہ دیانت العلوم برانچ جامع اشرف بیربنا جام نگر راج محل۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ

ماشاءاللہ، عمدہ اقدام، اس نازک حالات میں اختلاف کو ہوا دینا بیوقوفی کے ماسوا کچھ نہیں ہے لہٰذا علماء آپسی تنازع وفروعی مسائل میں ذاتیات پر حملے سے باز آئیں ورنہ وقت بدلنے میں تاخیر نہیں ہے اس لئے برے حالات کا سامنا کرنے سے پہلے آپس میں اتحاد واتفاق پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

میں (نوری منصوبے کی) جملہ باتوں سے متفق ہوں اور جہاں تک داخل نصاب کتب کی (بات) ہے تو ذمہ داران مدارس اور ملازمان ادارہ اس پر تبادلہ خیال کرکے موجودہ نظام ونصاب مدارس میں تبدیلی کریں اس کی اشد ضرورت ہے۔

محمد فائق عالم اشرفی جامعی پورنوی
خادم مدرسہ اشرفیہ دیانت العلوم برانچ جامع اشرف
بیربنا، جام نگر، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ۔

۵: حضرت علامہ مولانا مفتی عمران عالم مصباحی۔
جموئی، بہار۔
تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مجھے نوری منصوبہ مفتی محمد فیروز احمد مصباحی کے توسط سے پڑھنے کا موقع ملا ماشاءاللہ عزوجل بہت عمدہ تحریر ہے ایسی تحریروں سے کسی بھی سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو انکار کی کوئی راہ نہیں چہ جائیکہ کوئی عالم دین منکر ہو، فقط والسلام۔

محمد عمران عالم جموئی بہار۔

۶: حضرت علامہ مولانا محمد مشرف خان قادری۔
کٹیہار، بہار۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحمد للہ ثم الحمد للہ، آج ۲۹ جنوری ۲۰۲۲ء بعد نماز عصر ایک تحریر موصول ہوئی بذریعہ مولانا بہاء الدین مصباحی کے۔موصول شدہ تحریر کو میں نے بغور مکمل پڑھا اور پڑھ کر بیحد خوشی ہوئی کہ جن فروعی مسائل کو لے کر جماعت اہل سنت میں جو اختلافات پیدا ہوئے" ان اختلافات کو اتحاد میں بدلنے کے لیے جو منصوبے قائم کیے گئے وہ بہت ہی عمدہ اور لائق تقلید ہے، میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے اکابرین اہل سنت کے مابین اتحاد واتفاق پیدا فرمائے، اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مشرف خان قادری..کٹیہاری
بتاریخ=۲۹جنوری ۲۰۲۲.

۷: حضرت علامہ مولانا مفتی بدر عالم نظامی۔
جلیشور، ضلع مہوتری، نیپال۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ماشاءاللہ بہت خوب، اس تحریر کو پڑھنے کے بعد واقعی دل کو بہت خوشی ملی اور میں مکمل طور پر اس تحریر کی تائید کرتا ہوں اور اس پہ ہر سنی صحیح العقیدہ مسلمان کا عمل ہونا چاہیے تاکہ ہمارے درمیان ہمیشہ اتحاد برقرار رہے جیسا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا ایک بہت مشہور قول ہے کہ" اتحاد زندگی اور اختلاف موت ہے" اور یہ نوری منصوبہ جو مجھے مفتی محمد فیروز احمد مصباحی صاحب کے ذریعے موصول ہوئی اسے میں اپنے نیپال میں بھی اپنی وسعت کے مطابق تبلیغ کرتا رہوں گا ان شاءاللہ عزوجل دعاگو ہوں کہ اللہ تعالی ان باتوں پہ ہم تمام سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ فقط والسلام۔

بدر عالم نظامی جلیشور ضلع مہوتری نیپال

۸: حضرت علامہ مولانا محمد امجد حسین سمنانی۔
کشمنڈی، دکھن دیناجپور، بنگال۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرت علامہ عکاس علی نعیمی کے ذریعے حضرت علامہ شاکر رضا نوری صاحب کی تحریر کردہ بہترین اور مفید نصیحتیں مجھ تک پہنچی، میں نے اس تحریر کو بغور پڑھا اور پڑھنے کے بعد اس تحریر کی تصدیق وتائید کرتا ہوں، اگر ہم سب علماء اہل سنت ان باتوں پر عمل کریں تو مجھے یقین ہے کہ ہم لوگ پھر سے اتحاد واتفاق کے ساتھ اہل سنت وجماعت کی بھرپور خدمت کر سکتے ہیں، میں بہت دن سے اس طرح کی تحریر کا منتظر تھا۔ اللہ تعالی علامہ شاکر رضا نوری صاحب کے علم وعمل میں برکت

عطا فرمائے اور ہم سب کو ان مفید نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
محمد امجد حسین سمنانی، کشمنڈی، دکھن دیناجپور، بنگال۔

۹: حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز کلیمی صاحب قبلہ۔
مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم خالتی پور۔
وخطیب وامام پانچ تلہ جامع مسجد کلیا چک مالدہ بنگال۔
تائید وتصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحمدللہ۔ محترم مرتب صاحب نے بجد عمدہ قدم اٹھایا ہے، دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ کام بہت پہلے ہونا تھا بہت تاخیر ہوگئی خیر" دیر آید درست آید" اس کے لیے محرک وفعال علمائے کرام کی ایک تنظیم ہونی چاہیے جو خلوص وللہیت پاس رکھ کر صرف اور صرف سنیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعی بلیغ کریں۔ فقط والسلام۔

احقر عبدالعزیز کلیمی
خادم: مدرسہ مدینۃ العلوم خالتی پور۔
امام: پانچ تلہ جامع مسجد کلیا چک مالدہ بنگال۔
2022/02/01

۱۰: حضرت مولانا ساجد برکاتی۔ دربھنگہ بہار۔
نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فقیر محمد ساجد برکاتی خادم نوری مسجد لہوار دربھنگہ مضمون کو اول تا آخر بغور پڑھا، ماشاءاللہ بہت ہی عمدہ ھے سورہ نحل آیت نمبر 90 میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ھے کہ بیشک اللہ تمہیں عدل کا حکم دیتا ھے۔ یعنی بندہ مومن کو ہر معاملات میں راہ اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ محرر کو مزید علم نافع عطا فرمائے۔

۱۱: حضرت علامہ مولانا محمد لطف الرحمٰن مصباحی ازہری کشن گنجوی۔
پرنسپل مدرسہ غوثیہ فصیحیہ مدینۃ العلوم، خالتی پور، کلیا چک، مالدہ۔
نوری منصوبے کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے" نوری منصوبے" اور اس کے اہداف کو بغور پڑھا، ماشاء اللہ سارے منصوبے بہت ہی بہترین اور اتحاد اہل سنت وجماعت کے لیے بالکل اکسیر ہے میں اس کی صد فیصد تصدیق کرتا ہوں اور رب تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

احقر محمد لطف الرحمٰن مصباحی ازہری کشن گنجوی
پرنسپل مدرسہ غوثیہ فصیحیہ مدینۃ العلوم، خالتی پور، کلیا چک، مالدہ
۲/ ۲/ ۲۰۲۲ بروز بدھ

دین وسنیت کا مزید سے مزید کام کی توفیق بخشے۔

نوری منصوبے پر ایک اعتراض کا جواب

پہلے اعتراض ملاحظہ ہو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نوری منصوبے کے منصوبہ نمبر 8، میں تحریر ہے کہ" اکابرین کے مابین جس مسئلے میں اختلاف ہے تو جن کی تحقیق پر اپ چاہیں عمل کریں، مگر دوسرے کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں،،

اقول: یہ کہنا کہ جس کی تحقیق پر اپ چاہیں عمل کریں، یہ خواہشات کو ہوا دینے والا منصوبہ ہے، اسکا مطلب یہی تو ہوا کہ اپ کی خواہش ہو تو کسی کی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے قوالی سن لیں، اپ کی خواہش ہو تو کسی کی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے گھر پہ ٹی وی لگا کر گھر کو سنیما گھر بنالیں، اپ چاہیں کسی کی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے

وی ڈی او بنائیں تصویر کھنچوائیں (جبکہ تصویر کی حرمت ظاہر ہے)۔ اب چاہیں جس کی تحقیق اپکو پسند آئے اپ اس پر عمل کرلیں کوئی تنقید نہیں کرے گا، کوئی گرفت نہیں کرے گا، کوئی آپ پر انگلی نہیں اٹھائے گا، مضمون نگار کی تحریر سے منچلے لوگوں کو، نفس پرست لوگوں کو اتفاق ہوسکتا۔ مجھے نہیں۔

الھم اھدنا الصراط المستقیم۔۔
محمد ثابت رضا

اب جواب ملاحظہ کریں!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قارئین! اولا تو یہ ثابت رضا فرضی نام رکھ کر کسی نے تحریر لکھی ہے پھر بھی اس کا جواب دیا جارہا ہے تاکہ تشفی قلب ہو۔ محرر صاحب! نوری منصوبے کے منصوبہ نمبر ۸ کی دو مثال پر آپ کی تنقید دیکھی لیکن یہ تنقید یا تو کم علمی کے سبب ہے یا اتحاد نہیں ہونے دینا ہے اہل سنت وجماعت میں اس سبب ہے۔

منصوبہ نمبر ۸ میں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اکابرین اہل سنت وجماعت کے درمیان ان مسائل کو لے کر اختلاف ہے اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اور ان مسائل کی وجہ سے کوئی سنیت سے خارج بھی نہیں ہوتا جب سنیت سے خارج نہیں ہوتا تو مطلب صاف ہے کہ وہ سنی ہے اور جب سنی ہے تو ہمارا بھائی ہے پھر ہم اپنے بھائی سے سلام کلام، لینا دینا، میل جول، رشتے ناطے کیوں بند کریں اور کیوں نہ ان سے اتحاد بنا کر رکھیں؟ پھر اس میں جو یہ کہا گیا کہ ان مسائل میں جن کا موقف آپ کو قوی لگے آپ اس پر عمل کریں۔ یہاں یہ نہیں کہا جارہا ہے کہ آپ اختلاف ہی نہ رکھیں یا اپنا موقف ہی بیان نہ کریں۔ بالکل ہر ایک کو ان مسائل میں اپنا موقف بیان کرنے کا حق ہے اپنے موقف کی تبلیغ کا بھی حق ہے لیکن ذاتیات پر حملہ کئے بغیر کردار کشی کیے بغیر آپ اپنے موقف کی تبلیغ کریں کس نے منع کیا

ہے۔نوری منصوبے میں ایسا تو نہیں لکھا ہے کہ آپ اپنے موقف کی علمی اختلاف رکھتے ہوئے تبلیغ بھی نہیں کر سکتے ہاں! نوری منصوبے میں یہ ضرور کہا گیا ہے کہ جو لوگ دوسرے موقف پر عامل ہیں یا قائل ہیں ان کو سنی سمجھو! اپنا بھائی سمجھو! ان کی بھی عزت کرو! بتائیں اس میں کیا برائی ہے؟ ورنہ آپ ہم چاہیں کہ ان فروعی مسائل میں سارے لوگ ایک موقف پر آجائیں تب اتحاد ہوگا تو یہ قوم کو دھوکا دینا ہے اور جھوٹ بولنا ہے کہ ہم اتحاد کے قائل ہیں کیوں کے فروعی مسائل میں اختلاف آج سے نہیں دور صحابہ سے چلا آرہا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا۔اور فروعی مسائل میں سب کا ایک موقف میں آنا ممکن نہیں کیوں کہ اختلاف امتی رحمت کا دروازہ بند نہیں ہونے والا۔

منصوبہ نمبر ۸ کے دو مسئلے یعنی: جائز مناظر کی ڈیجیٹل تصویر اور سماع مع مزامیر پر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا تو آپ بتائیں! یہ دونوں مسئلے فروعیات سے ہے یا نہیں؟ اور کیا ان میں اکابرین اہل سنت و جماعت کے درمیان اختلاف نہیں واقع ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے اور قطعاً واقع ہوا ہے تو ظاہر ہے دونوں طرف کے موقف کو ماننے والے لوگ بھی موجود ہیں اور بالکل ہے مشاہدہ ہے ہمارا آپ کا اور دونوں سنی ہیں تو پھر سنیت کے نام پر اتحاد کیوں نہیں ہوسکتا بتائیں؟ پھر آپ کا یہ کہنا کہ "جو چاہیں جس پر عمل کرے" یہ قبول نہیں۔حضرت جی! ان مسائل میں دو طبقے بن چکے ہیں اور اپنے اپنے موقف کی تبلیغ بھی کرتے ہیں اور عمل بھی، رہی بات سنیما گھر بنانے کی تو آپ کے حساب سے یہ اگر سنیما گھر بنانا ہے تو آپ نے جس موبائل سے اس تحریر کو لکھا ہے وہ خود بہت بڑا سنیما ہے اس کو پہلے باہر نکالیں۔اور رہی بات تصویر کی! تو یاد رکھیں! حرمت تصویر میں کسی کو اختلاف نہیں سب کہتے ہیں تصویر حرام ہے۔ ہاں! تعین تصویر میں اختلاف ہے جس کے نتیجے میں جائز مناظر کی ڈیجیٹل تصویر میں اختلاف واقع ہوا ہے۔اور سماع مع مزامیر تو

ایسا مسئلہ ہے جو بہت پہلے سے اختلافی مسئلہ چلا آرہا ہے اور مشائخین اہل سنت و جماعت میں سے بہت سے سنتے چلے آرہے ہیں اور سننے والوں سے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ کا اتحاد تھا مثلاً اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اتحاد تھا، محبت و احترام تھا، آنا جانا تھا، میل جول تھا، جب کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا موقف حرام کا تھا اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا موقف جائز کا تھا۔تو ہم ان مسئلوں کو لے کسی کی کردار کشی کیوں کریں؟ علامہ علامہ شریف الحق امجدی رضوی علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل عبارات شاید آپ کو کچھ سمجھا جائے اس سبب عبارات نقل کرتا ہوں ملاحظہ کریں!

کان پور کے ایک صاحب نے آپ سے سوال کیا کہ مزامیر حرام ہیں اور حرام کا مرتکب پکا فاسق و فاجر ہے۔حرمت کے ثبوت میں انہوں نے بخاری شریف کی ایک حدیث، ہدایہ، فوائد الفواد، اور مکتوبات شیخ منیری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات پیش کی۔اس کے بعد (سائل) لکھتے ہیں: اب غور کیجئے کہ مزامیر مطلقاً حرام ہیں اور یہ (جواز کے قائلین) کہتے ہیں کہ ہمارے لیے حلال ہیں۔اس کے باوجود ان کی خلافت و اجازت باقی رہنا کیا معنیٰ؟ (سائل کے) جواب میں حضرت نائب مفتی اعظم ہند (علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ) نے پہلے عدل کے تقاضے کو ملحوظ رکھنے کی تلقین کی۔پھر انہیں اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ: کچھوچھہ شریف کے علماء مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے تھے جیسے شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ (سید) علی حسین صاحب اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ، ان کے فرزند ارجمند محبوب المشائخ حضرت مولانا (سید) احمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔اور یہ بات (کہ یہ حضرات مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں) حضرت مجدد اعظم (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) کے علم میں تھی۔اس کے باوجود ان دونوں بزرگوں کی اعلیٰ حضرت تعظیم و

تکریم فرماتے تھے۔(جب کہ) اعلیٰ حضرت کی عادت کریمہ تھی کہ وہ کسی فاسق کہ تعظیم نہیں کرتے تھے۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے کبھی غفلت نہیں برتتے تھے۔(پھر آپ نے سائل کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:) آپ اس رخ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں!اس کے بعد آپ نے سائل کی خطا اور اس مسئلے کی حقیقت پر یوں روشنی ڈالی: فرمایا:

''بات یہ ہے کہ جب کسی مسئلے میں خود علمائے اہل سنت میں اختلاف ہو تو یہ درست نہیں کہ ایک دوسرے کو فاسق کہیں۔یہاں یہی معاملہ ہے۔حضرات کچھوچھہ مقدسہ ہمارے معتمد علماے اہل سنت ہیں وہ مزامیر کے ساتھ قوالی کو جائز کہتے ہیں۔(الخ)

(بحوالہ: فتاوی شارح بخاری جلد ۱،ص ۶۱،بعنوان حضرت شارح بخاری اور آپ کے فتاوی کا ایک تعارف،ازقلم مفتی نظام الدین رضوی صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ۔)

اسی طرح شارح بخاری علیہ الرحمہ ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''جوسنی علماء اور مشائخ مزامیر کے ساتھ قوالیاں سنتے ہیں ان کو فاسق کہنا درست نہیں''

(فتاوی شارح بخاری جلد ۲-۲۷۸)

مزید آپ کو بتاؤں! حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ تو فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے:

قوالی مع مزامیر اور سجدہ تعظیمی ہمارے نزدیک حرام ہے ناجائز و گناہ ہے مگر بعض احباب (علماء) نے ان میں اختلاف کیا ہے،اگرچہ وہ لائق التفات نہیں ہے،مگر بعض کے اس اختلاف نے اس کے مرتکب کو حکم فسق سے بچالیا!

(ماخوذ از: فتاوی مصطفویہ،کتاب الحظر والاباحۃ،ص ۵۰۶،سن اشاعت ۲۰۰۰،مطبع: اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور پاکستان،)

غور کریں حضرت! مسلک اہل سنت و جماعت میں کتنی وسعت ہے؟مگر آپ جیسے لوگ ہیں جو اتحاد کے سامنے اختلافی مسائل کو دیوار بنا کر رکھتے ہیں تاکہ اتحاد نہ ہو سکے۔تو حضرت! اختلافی مسائل کے باوجود اتحاد کا قائل ہونا اہل

اعتدال ہونے کی نشانی ہے جو اہل سنت و جماعت کی شاخت ہے اہل اعتدال۔اور اختلافی مسائل کو آڑ بنا کر اتحاد سے روکنا متشدد دین ہونے کی علامت ہے۔

ازقلم: شبیر احمد راج محلی

۲۹ جنوری ۲۰۲۲ء بروز سنیچر بوقت صبح

اب بھی اگر کسی عالم اہل سنت و جماعت کو ''نوری منصوبے'' سے اختلاف ہو تو ان سے اپیل ہے کہ درج ذیل تحریر پڑھ کر آپ پہلے اس کا جواب عنایت فرمائیں مسئلہ اپنے آپ صاف ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علمائے اہل سنت کی بارگاہ میں چند معروضات

ازقلم:-شبیر احمد راج محلی۔

آج کل دیکھا جارہا ہے کہ اختلافی، اجتہادی، فروعی مسائل میں کچھ حضرات زیادہ ہی لگے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی کردارکشی کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے پر بھدے بھدے جملے کستے نظر آتے ہیں یہاں تک کہتے نظر آتے ہیں کہ فلاں نے فلاں حرام چیز کو حلال کہہ دیا اگر سامنے والا کہتا ہے بھائی! یہ فروعی اجتہادی اور اختلافی مسئلہ ہے اس لیے ان پر حرام کو حلال کہنے کا فتویٰ نہیں لگے گا کیوں کہ ان کے نزدیک یہ حرام ہے ہی نہیں تو جواب دیتے ہیں یہ اختلافی مسئلہ نہیں بلکہ اجماعی اور قطعاً حرام مسئلہ ہے،اس لیے حرام کو حلال کہنے والا الحکم لگے گا،پھر اگر پوچھا جاتا ہے بھائی! اگر مسئلہ ایسا ہے تو بتائیں حرام کو حلال کہنے والے اور حرام کو حلال سمجھنے والے کا حکم کیا ہوگا؟ تو جواب دیتے ہیں وہ فاسق ہیں گناہ گار ہیں۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حرام اجماعی حرام قطعی کو حلال کہنے سمجھنے والے کا حکم صرف فسق اور گناہ ہے؟ تو چلیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ کی تحقیقات کی روشنی میں اس کو سمجھتے ہیں چناں چہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری برکاتی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

”حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہب راجح میں مطلقاً کفر ہے، جب کہ ان کی حلت و حرمت قطعی ہو۔

مزید آگے خلاصۃ الفتاویٰ الفصل الثانی فی الفاظ الکفر الخ، کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”(ترجمہ) جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اگر ثبوت خبر واحد سے ہو تو کافر نہیں ہوگا۔ (ملخصاً)

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد ۱۴، نمبر ص ۱۴۸، رسالہ تاریخ الانوار علی سوالات جلبپور)

معلوم ہوا کہ جو چیز قطعی دلیل سے دلالت قطعی کے ساتھ حرام ہو وہ حرام قطعی ہے اور ایسے حرام چیز کو حلال ٹھہرانے، سمجھنے والا کافر ہوتا ہے۔

اسی طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

”حرام کو حلال وخوب سمجھنا کفر ہے“

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد ۲۱، نمبر ص ۲۷۸، رسالہ الرمز المرصب علی سوال مولانا السید آصف)

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال سمجھنے والا کافر ہے بلکہ حرام قطعی چیز کو اچھا سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی یہ عبارت بھی دیکھیں لکھتے ہیں:

”حلال کو حرام یا حرام کو حلال جاننا جو کفر کہا گیا ہے وہ ان چیزوں میں ہے جن کا حرام یا حلال ہونا ضروریاتِ دین سے ہے یا کم از کم نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہو“

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد ۲۹، نمبر ص ۱۰۹، کتاب الشتی)

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ جن چیزوں کی حرمت نصوص قطعیہ سے قطعی طور پر ثابت ہوں ان چیزوں کی حرمت کا انکار کفر ہے۔

اب یہ عبارت بھی ملاحظہ کریں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

”شرح فقہ اکبر میں ہے: في المواقف لا يكفر اهل القبلة الا

فيما فيه انكار ما علم مجيئه بالضرورة اوالمجمع عليه كاستحلال المحرمات، یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں۔

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد نمبر ۳۰، ص ۳۳۵، رسالہ تمہید ایمان)

معلوم ہوا جو ضروریات دین میں سے کسی ایک کا منکر ہے وہ کافر، اسی طرح اجماعی باتوں کا منکر بھی کافر ہے۔

ضروری تنبیہ کے طور عرض ہے کہ جہاں تک مجھے لگتا ہے کہ یہاں جو اجماعی باتوں کے منکر کو کو کافر کہا گیا ہے اس اجماع سے مراد وہ اجماع ہے جو یقین کا فائدہ دے چناں چہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک جگہ تلویح کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”(ترجمہ) اجماع کے مراتب ہیں، پہلا مرتبہ بمنزلہ آیت کریمہ اور خبر متواتر ہے جس کا منکر کافر ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد ۱۴، نمبر ص ۲۹۰، رسالہ رد الرفضہ)

ان تمام حوالہ جات سے مسئلہ صاف ہو گیا کہ جن چیزوں کی حرمت ضروریات دین سے ہو، جن چیزوں کی حرمت نصوص قطعیہ سے قطعی طور پر ثابت ہو، یا جن چیزوں کی حرمت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہو، ایسی چیزوں کو حلال سمجھنے والا، حلال کہنے، والا کافر ہے۔

اب علمائے اہل سنت و جماعت کے درمیان جن مسائل میں اختلاف ہے اور ہر موقف کے کچھ نہ کچھ ماننے والے ہیں جس کی وجہ سے بار بار بحثیں ہوتی رہتی ہیں بحثیں علمی طور پر ہو تب تو ٹھیک لیکن آج کل بحثیں علمی نہیں بلکہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے والی ہو رہی ہیں بلکہ دوران بحث یہاں تک لوگ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کی حرمت کا جو قائل نہیں وہ مسلک اعلیٰ حضرت یعنی مسلک اہل سنت و جماعت والا نہیں۔

خیر! علمائے اہل سنت و جماعت کی عدالت میں چند معروضات حاضر ہیں اگر ان کا خلاصہ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں مسئلہ بالکل سورج کی طرح روشن بھی ہو جائے گا اور ہم جیسے غریبوں کو سمجھنے میں آسانی بھی ہوگی۔ امید کرتا ہوں آپ اہل علم ضرور ہماری راہنمائی فرمائیں گے۔ معروضات یہ ہیں:

سماع مع مزامیر کی حرمت، جاندار کے جائز مناظر کی ٹی وی وڈیو یا موبائل میں چھپنے والی تصویر کی حرمت، مائک پر نماز کی حرمت، چین والی گھڑی کے ساتھ نماز پڑھنے کی حرمت، یا اس قسم کے جو بھی مسائل ہیں۔ کیا یہ مسائل اجتہادی فروعی ہیں یا نہیں؟ اگر فروعی اجتہادی ہے تب تو مسئلہ ہی ختم کیوں کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"اجتہادی مسائل میں کسی پر طعن بھی جائز نہیں"

(فتاوی رضویہ تیس جلدوں والی جلد ۲۹، نمبر ص ۱۰۹، کتاب الشتی)

معلوم ہوا اگر یہ صاف ہو جائے کہ یہ مسائل فروعی ہیں اجتہادی ہیں تو دوسرے کو طعن تک کرنا منع ہے جب طعن منع تو فاسق کہنا یا فاسق معلن کہنا بدرجہ اولی منع ہوگا، پھر ایسے لوگ جو ماشاء اللہ تمامی ضروریات دینی ضروریات اہل سنت و جماعت کے عقائد کے پابند ہوں ایسوں سے دوری رکھنا، سلام کلام بند رکھنا، رشتہ داری بند کر دینا، کیا درست ہو سکتا ہے؟

اور اگر یہ مسائل فروعی نہیں اجتہادی نہیں تو کیا ان مسائل کی حرمت ضروریات دین سے ہے، کیا ان مسائل کی حرمت دلیل قطعی سے قطعی الدلالت کے ساتھ ثابت ہے، کیا ان مسائل کی حرمت پر اس طرح کا اجماع ہے جس اجماع کا منکر کافر ہے۔ اگر ہے تو ظاہر ہے ان چیزوں کو حلال کہنے والا، سمجھنے والا کافر ہے اور جب کافر ہے تو کافر کو کافر سمجھنا بھی ضروریات دین سے ہے تو پھر واضح کریں کہ ان چیزوں کو جو حلال بتائے وہ کافر ہے یا نہیں؟

اور اگر یہ مسائل فروعی، اجتہادی نہیں ہیں نہ ان کی حرمت ضروریات دین

سے ہیں نہ ان کی حرمت قطعی ہیں تو پھر تیسری کوئی صورت ہے تو اس صورت کا نام بتائیں اور اس تیسری صورت میں اختلاف کوئی کرے تو ان کا کیا حکم ہوگا وہ بھی صاف ارشاد فرمائیں تا کہ ہم جیسوں کو مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ فقط والسلام۔

طالب دعا: شبیر احمد راج محلی۔

۱ فروری، ۲۰۲۲ء بروز منگل بوقت صبح۔

مسلک اعلیٰ حضرت کیا ہے؟

وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا خان عرف تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ:

"ایک جماعت جو اپنے آپ کو مجددی نقشبندی کہتی ہے کیا آپ اس جماعت کے عقائد سے واقف ہیں اور کیا یہ جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق کام کرتی ہے؟

تو جواب دیتے ہوئے آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا:

"میں اتنا جانتا ہوں کہ: مجددی ہوں نقشبندی ہوں یا کسی سلسلہ کے لوگ ہوں اعلیٰ حضرت کا نام لیتے ہوں یا نہ لیتے ہوں مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگاتے ہوں یا نہ لگاتے ہوں جو مسلک اہل سنت والجماعت پر سختی سے قائم ہیں---(یعنی تمام ضروریات اہل سنت و جماعت کو مانتے ہیں اور)--تمام ضروریات دین کو مانتے ہیں اور کسی امر ضروری دینی کا انکار نہیں کرتے اور جو گمراہ بدمذہب فرقے ہیں ان سے جدا ہیں، اور (انہیں) گمراہ بدمذہب جانتے ہیں خصوصاً جن کی (یعنی غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اور اشرف علی تھانوی کی) تکفیر علمائے حرمین شریفین نے کی دیوبندی وغیرہم مرتدین ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو کافر جانتے ہیں وہ سنی صحیح العقیدہ ہیں اگرچہ اعلیٰ حضرت کا نام نہ لیں اگرچہ مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ نہ لگائیں۔

(نقل از اوڈیو کلپ جوان دنوں سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے)

دعوت فکر! اس جواب سے ان حضرات کو اپنے نظریہ وفتوی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے جو فتوی دیتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ مسلمان کہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ نہ لگائے تو اس کی سنیت پر شک ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی اوڈیو کلپ جس کو چاہیے رابطہ کریں!

طالب دعا:-شبیر احمد راج محلی۔

۱۷/ستمبر ۲۰۲۳ء بروز منگل

مسلک اعلیٰ حضرت کی وسعت

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"عمرو بکر و غیر ہما کے استدلال محض باطل ہیں اتباع سواد اعظم کا حکم اور من شذ شذ من فی النار (جو" سواد اعظم سے" جدا ہوا وہ جہنم میں گیا) کی وعید صرف دربارہ عقائد (میں) ہے مسائل فرعیہ فقہیہ کو اس (وعید) سے کچھ علاقہ نہیں۔ صحابہ کرام سے ائمہ اربعہ تک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کوئی مجتہد ایسا نہ ہوگا جس کے بعض اقوال خلاف جمہور نہ ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ تیس جلدوں والی جلد ۱۸، نمبر ص ۴۹۷، کتاب الشہادت۔)

معلوم ہوا کہ: سواد اعظم کی اتباع کا حکم جو حدیث شریف میں وارد ہے اور سواد اعظم سے الگ رہنے والے کو جہنم کی جو وعید سنائی گئی ہے یہ باب عقائد میں ہے یعنی جو سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عقائد ہیں ان کی اتباع ضروری ہے اور جو سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عقائد سے منحرف ہو کر کوئی الگ عقیدہ رکھے تو ایسے کے لیے جہنم کی وعید ہے۔

رہی بات مسائل فروعی فقہی اجتہادی کی تو اس میں جمہور (اکثریت) موقف کے خلاف بھی اگر کوئی موقف رکھتا ہے تو اس پر بھی یہ وعیدیں جاری نہیں ہوتیں

کیوں کہ صحابہ کرام سے لے کر ائمہ مجتہدین تک ہر دور میں کوئی نہ کوئی مجتہد ایسے گزرے ہیں جن کا موقف مسائل فرعیہ فقہیہ اجتہادیہ میں جمہور (اکثریت) کے موقف کے خلاف رہا ہے۔

مطلب صاف ہے کہ فروعی مسائل میں جن کا موقف جس دور میں جمہور کے خلاف رہا ان کو سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے خارج نہ کہا گیا کیوں کہ مسلک سواد اعظم اہل سنت و جماعت باعتبار عقائد بولا جاتا ہے اور کوئی مسلک سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے جب ہی نکلتا ہے جب سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عقائد سے ہٹ کر الگ عقیدہ بنالے تو جب فروعی مسائل میں جمہور کے موقف کے خلاف موقف رکھنے والے کسی دور میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے نہیں نکلے تو آج اسی مسلک سواد اعظم اہل سنت و جماعت کو مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے تو پھر فروعی فقہی اجتہادی مسائل کے اختلاف سے کوئی کیسے مسلک اعلیٰ حضرت سے نکل جائے گا؟ بالکل نہیں نکلے گا۔ لیکن! اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر نا اہل فروعی اجتہادی مسائل میں اپنی نئی تحقیق جمہور کے موقف کے خلاف پیش کرنا شروع کردے بلکہ اجتہادی صلاحیت کا مالک ہی اس کا حق رکھتے ہیں۔ اور جو اجتہاد اور اختلاف کرنے کے اہل نہیں ان کے لیے جمہور کے موقف کے ساتھ رہنے میں زیادہ بھلائی ہے۔

از قلم:-شبیر احمد راج محلی۔

۲۲ جنوری ۲۰۲۲ء بروز سنیچر بوقت رات

بنام سنیت ایک ہو جاؤ

بنام سنیت ایک ہو جاؤ اور فروعی اختلافات جو ہیں اسے نظر انداز کرو والحمد للہ رب العالمین راقم الحروف کا یہی نعرہ ہے اور یہی ہونا بھی چاہیے کیوں کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ نے بھی یہی

نعرہ دیا ہے لکھتے ہیں:

”سنیوں بھائیوں کو آپس میں ایک رہنا لازم ہے، سنیوں پر دشمنان دین کے آلام کیا تھوڑے بندھ رہے ہیں کہ آپس میں بھی خانہ جنگی کریں اور نہ ہو سکے تو اتنا ضرور ہے کہ دنیوی رنجش جانے دیں ”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ“ بیشک تمام مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، پر نظر فرما کر گلے مل لیں۔

{فتاوی رضویہ مترجم، ج۲۱، ص ۳۳۲، تا ۳۳۳، رسالہ التحریر الجید فی حق المسجد، ناشر دار رضا فاؤنڈیشن لاہور}

توجہ کریں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے نکتہ اتحاد کس شئی کو بنایا! مشرب کو؟ نہیں۔ شخصیت کو؟ نہیں۔ بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے اہل سنت و جماعت کے درمیان نکتہ اتحاد ”ایمان“ کو بنایا اور بتایا کہ اے سنیو! دنیوی رنجشوں کو ختم کرو! آپسی چپقلش کو درگزر کرو! اور اللہ کے حکم کو مانو! کہ تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں! اس پر نظر کرو! اور دیکھو کہ ایمان دار ہے کہ نہیں! اگر ایمان دار ہے تو تمہارا بھائی ہے۔ اور اپنے ایمان دار بھائی سے دور نہیں نزدیک ہو جاؤ اتنے نزدیک کے گلے ملو۔ سبحان اللہ!

طالب دعا: شبیر احمد راج محلی

کسی بزرگ کی کسی تحقیق سے دلیل و برہان کی روشنی میں اختلاف کرنا کیا گستاخی ہے؟

آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ ہمارے درمیان کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو جیسے ہی دیکھتے ہیں کہ فروعی اختلافی اجتہادی مسائل میں فلاں عالم یا فلاں مفتی ہمارے موقف یا ہمارے شیخ کے موقف کے خلاف موقف رکھنے والے کسی دوسرے شیخ کے موقف کی تائید وتصدیق کر رہا ہے یا اس پر دلیلیں دے رہا ہے یا اس پر عمل کر رہا ہے فوراً اسے مسلک کا غدار یا مسلک بیزار کہنا شروع کر دیا جاتا ہے۔ اب

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تحقیقی، اجتہادی، فروعی، موقف پر کسی شیخ، پیر، عالم، مفتی کے موقف کے بارے میں یہ کہنا کہ میرے لیے یہ موقف حجت نہیں یا میں اس موقف کی تائید وتصدیق نہیں کرتا بلکہ دوسرے موقف کی تائید وحمایت کرتا ہوں کیا اس طرح کی بات کرنے والے سنی عالم، سنی مفتی کو مسلک کا غدار کہنا لکھنا درست ہے؟ فقیر کے حساب سے بالکل درست نہیں کیوں کہ اگر ان فروعی اجتہادی مسائل کے سبب لوگوں کو مسلک اہل سنت و جماعت سے نکالا جانے لگا تو پھر کوئی مسلک اہل سنت و جماعت میں شاید بچ پائے

آئیں! حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ کی ایک عبارت ملاحظہ کریں! لکھتے ہیں:

”کسی کے قول کے متعلق یہ کہہ دینا کہ یہ ہم پر حجت نہیں“ اس کے قول کو صراحۃً مردود یا مرجوع بتانا بھی نہیں“ پھر دلائل و براہین کی روشنی میں کسی کے قول کو رد کرنا کوئی جسارت نہیں ورنہ کوئی جسارت وسوء ادب سے نہ بچے گا۔

(ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن، ص ۱۷، بعنوان: عرض ازہری، شائع کردہ: آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ مہاراشٹر انڈیا۔ اشاعت: ۲۰۰۹ء)

اور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

” اپنے کسی مسلمہ بزرگ کے کسی رائے سے دلیل و برہان کی روشنی میں اختلاف کرنا نہ کبھی معیوب تھا اور نہ آج معیوب ہے لیکن بلا دلیل کسی (مسلمہ بزرگ) کے قول کو مسترد کر دینا یقیناً ایک غیر مستحسن اقدام ہے۔

(ویڈیو اور ٹی وی کا شرعی استعمال، ص ۱۹، شائع کردہ: شبیر برادرز اردو بازار لاہور پاکستان، اشاعت: ۲۰۰۹ء)

طالب دعا: شبیر احمد راج محلی۔

بروز سنیچر ۱۹ فروری ۲۰۲۲ء بوقت صبح۔